بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلمۃ الحرمین ادارہ

"مَنْ أَنْصَارِیْ إِلَی اللّٰہِ؟"

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی پکار

ریاست جموں وکشمیر اپنے فطری لازوال حسن کے علاوہ جداگانہ تہذیب وثقافت اور تاریخ وزبان کا حامل خطہ ہے جو کبھی ایک اسلامی فلاحی ریاست کے طور پر کرہ ارض کے نقشہ پر موجود تھا، مگر توسیع پسند جارح حکمرانوں نے اس کے حسین وجود کو برداشت نہ کیا اور اس خطہ جنت نظیر کو غلامی کے آہنی شکنجوں میں جکڑ دیا۔ ۱۸۷۹ء سے ۱۹۴۷ء تک کا دور ریاست جموں وکشمیر کے لیے پُرآشوب اور بھیانک رہا ہے۔ اس دور میں مسلمانانِ کشمیر پر ایسے ناروا مظالم ڈھائے گئے، جن کی مثال بلاشبہ تاریخِ ظلمت میں بھی نہیں ملتی۔ بالآخر حمیتِ مسلم نے انگڑائی لی اور ۱۹۳۱ء میں فرزندانِ اسلام نے اذان کی بندش کے خلاف حق وصداقت کی سربلندی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور اہلِ کشمیر اپنے اسلامی تشخص کی بحالی، نیز سامراجی اور توسیع پسند قوتوں سے اپنی آزادی کے لیے جوان سروں کی فصلیں کٹوانے لگے۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو جب مملکتِ خداداد پاکستان عالمی نقشے پر ظہور پذیر ہوئی تو اہلِ کشمیر کو یہ اُمید بندھی کہ انہیں اپنے مستقبل کے فیصلے کا موقع نصیب ہوگا اور وہ تقسیمِ ہند کے بنیادی اصولوں، ریاست کے مسلم اکثریتی عوام کی خواہشات اور امنگوں، قدرتی جغرافیائی حیثیت اور مذہبی وثقافتی رشتوں کے پیشِ نظر اپنی حتمی منزل پاکستان کو ٹھہرائیں گے۔ لیکن نتائج کشمیری عوام کی توقعات کے خلاف سامنے آئے تو اہلِ کشمیر نے علمِ جہاد بلند کیا اور ریاست کا ایک حصہ بھارتی سامراج سے آزاد کرالیا، جو آزاد کشمیر اور تحریکِ آزادی کا بیس کیمپ کہلاتا ہے۔ اس خطے کی آزادی کے بعد کاروانِ جہاد سری نگر کی طرف رواں دواں تھا کہ ریاست کے غیر مسلم، جابر اور ظالم حکمران مہاراجہ نے بھارتی لیڈروں کے ساتھ گٹھ جوڑ کرکے ریاست کا نام نہاد الحاق ہندوستان کے ساتھ کر دیا اور خود بھارتی

حکمرانوں کی پناہ میں چلا گیا۔ مہاراجہ کے اس نام نہاد الحاق کو کشمیری عوام، پاکستان اور اقوامِ متحدہ نے آج تک تسلیم نہیں کیا۔

مجاہدین کی بڑھتی ہوئی فاتحانہ سرگرمیوں سے خوف زدہ ہو کر بھارت نے اقوامِ متحدہ سے درخواست کی کہ مجاہدین کی پیش قدمی کو روکنے کے انتظامات کئے جائیں اور بھارت نے اقوامِ عالم میں یہ وعدہ کیا کہ کشمیر میں امنِ عامہ کی صورتِ حال بہتر ہوتے ہی ریاست کے عوام کو غیر جانبدارانہ استصوابِ رائے کے ذریعہ اپنے مستقبل کے تعین کا موقعہ فراہم کیا جائے گا۔ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے اپنی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قرار دادوں کے ذریعہ اہلِ کشمیر اور پاکستان کو یقین دہانی کرائی کہ مسئلہ کشمیر کا حل رائے شماری کے ذریعہ طے کیا جائے گا، لیکن ۴۵ سال گزرنے کے باوجود نہ تو بھارتی حکمرانوں نے ان قرار دادوں کا احترام کیا اور نہ ہی عالمی ادارہ بڑی طاقتوں کی سازش اور یہود و ہنود کی مسلم دشمن پالیسی کے باعث ان پر عملدرآمد کرانے میں کامیاب ہو سکا۔

کشمیر پر بھارت کے غیر آئینی، غیر اخلاقی اور فوجی تسلط کے بعد جب بھارتی حکمرانوں نے اپنے آلہ کاروں کے ذریعہ مسلمانانِ کشمیر کے اسلامی تشخص کو مٹانے، وہاں بھارتی کلچر اور تہذیب کو فروغ دینے اور اسے سیکولر رنگ چڑھانے کی بیار کوششیں کیں تو ریاست میں نافذ نصابِ تعلیم سے اسلامی ابواب خارج کر دیئے گئے، اسلامی درس و تدریس کا سلسلہ ختم کر دیا گیا اور مدارس میں رائج NCERT نصابِ تعلیم کے طرز پر مسلمان طلباء کو مارکسزم، سوشلزم، سیکولرازم اور ہندو ثقافت اور فلسفے کی تعلیم دی جانے لگی۔ مسلمان نسل کو گمراہ کرنے کے لیے شراب خانوں، سینما گھروں، وڈیو سنٹروں اور فحش ازم کو عام کیا جانے لگا۔ جبکہ قرآنِ مجید کی اشاعت پر پابندی لگا دی گئی اور سرکاری مدارس میں مسلمان طلباء کے لیے اسلامیات کے مضمون کی تعلیم کا اخراج جیسے مکروہ حربوں کے علاوہ شانِ رسالت میں گستاخانہ حرکات بھی شروع کی گئیں۔

کشمیر کی دینی جماعتوں کو جب اپنا اسلامی تشخص مٹتا اور دورِ غلامی طویل سے طویل تر ہوتا نظر آیا تو انہوں نے متبادل دینی درسگاہوں کے اجراء کا اہتمام کیا، جن کے نوجوانوں نے جب اپنے ماضی پر نظر ڈالی تو انہیں اپنی پُر امن جدوجہد کا نتیجہ سوائے مایوسی اور بھارت کی ہٹ دھرمی کے اور کچھ نظر نہ آیا۔ چنانچہ انہوں نے بلیٹ کے تقدس کی

بجائے بلٹ کا راستہ اختیار کیا اور ۱۹۸۸ء میں اہلِ کشمیر نے بھارت کے خلاف جہاد کا آغاز کیا جو اس وقت تک وسائل کی کمی کے باوجود کامیابی کے مراحل سے گزر رہا ہے۔

اہلِ کشمیر نے کبھی اور کسی دور میں بھی سامراجیت کی غلامی کو قبول نہیں کیا اور وہ ہمیشہ اپنے وسائل کے مطابق باطل قوتوں کے خلاف برسرِ پیکار رہے، تاہم ان کی جدوجہد کو مفاد پرست اور فرسودہ قیادت کی سازشوں نے کامیابی سے ہمکنار نہیں ہونے دیا۔ ۱۹۸۸ء کے آغازِ جہاد کے ساتھ ہی یہ قیادت مجاہدین کے ہاتھوں میں آگئی ہے، جو بھارت کی مسلح افواج کا بے جگری سے مقابلہ کر رہے ہیں۔

کشمیر میں آج انسانیت خون میں لتھڑ گئی ہے۔ سرسبز و شاداب مرغزاروں اور لالہ زاروں کی وادی خاک و خون میں نہا رہی ہے اور اس کی فضا بارود کی بدبو سے آلودہ ہے ــ جبکہ آزادی، انصاف پسندی اور حقوقِ انسانی کے دعویدار بے حس بنے، خاموش تماشائی کا مجرمانہ کردار ادا کر رہے ہیں اور عالمی ادارے کشمیر کی صورتِ حال کو منظرِ عام پر لانے میں بھارتی دباؤ کا شکار ہیں۔ ادھر بھارت کشمیریوں کی آواز کو ان کے حلق میں دبانے اور کشمیر کی صورتِ حال کو آہنی دیواروں میں محصور رکھنے کے تمام انتظامات کر چکا ہے لیکن بایں ہمہ آزادی کی صدائیں اور ظلم و جبر کی داستانیں ہمالہ کے دامن کو چیر کر عالمی برادری کے مردہ ضمیر کو جھنجوڑ رہی ہیں۔

مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر انسانیت کی مقتل گاہ میں تبدیل ہو چکی ہے۔ مساجد کی بے حرمتی اور درس گاہوں کی تباہی کا اندازہ مساجد کے خاموش میناروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ سسکتی انسانیت کی بے بسی کو خوراک، کپڑے، ادویات سے محروم کشمیریوں کے روپ میں دیکھا جا سکتا، اور سردی و گرمی میں ٹھٹھرتی، جھلستی، دم توڑتی، چھت سے محروم مظلوموں کی آہوں اور سسکیوں سے پرکھا جا سکتا ہے۔ حوا کی بیٹیوں پر ظلم و تشدد کی خونچکاں داستان ان کے تار تار دامن سنا رہے ہیں۔ مسلم اکثریتی کردار کو اقلیت میں بدلنے کے لیے وسیع پیمانے پر نوجوان نسل اور اہلِ فکر و دانش کو تہ تیغ کیا جا رہا ہے۔

معصوم طلباء کو سکولوں سمیت اور کروڑوں روپے کی املاک کو خاکستر کیا گیا ہے۔ وادیٔ کشمیر کے مالکوں اور مکینوں کو اپنے ہی گھر میں غیر یقینی اور عدمِ تحفظ کا سامنا ہے۔ گھروں اور عقوبت خانوں میں ظلم و تشدد کا بہیمانہ سلسلہ جاری ہے۔ کشمیریوں کو عقوبت خانوں

ہیں اذیت ناک مظالم سے شہید کرنے کے بعد ان کے پیٹ چاک کر کے ان کے اعضاء فروخت کیے جا رہے ہیں جبکہ زندہ اسیروں کے جسموں سے جبری خون نکال کر انہیں معذور بنایا جا رہا ہے۔ دعوتِ توحید، باجماعت نماز اور خطباتِ جمعہ و عیدین پر مکمل پابندی ہے، کشمیر کی اقتصادیات کو سرکاری وردی پوشوں نے بے رحمی سے لوٹا ہے۔

الغرض ---- کشمیر جل رہا ہے ---- اور ---- امتِ مسلمہ اور عالمی ضمیر کی توجہ چاہتا ہے۔

شمعِ توحید کے پروانے اپنے مقدس خون سے لازوال داستانیں رقم کر رہے ہیں اور اقوامِ عالم کے ضمیر کو بیدار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

کشمیر میں جاری تحریکِ اسلامی امپورٹڈ نہیں ہے، اس کا آغاز اہلِ کشمیر نے خود کیا ہے۔ یہ جنگ اسلام کی سربلندی کی جنگ ہے اور اس عزم کے ساتھ شروع کی گئی ہے کہ مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کا بچہ بچہ ناموسِ دینِ حق کی خاطر جامِ شہادت نوش کر جائے، مگر پرچمِ اسلام بلند رہے۔ قرآن و سنت کی بالادستی قائم ہو جائے، اور کلمۃ اللہ سربلند ہو، تو یہ سودا مہنگا بھی نہیں ہے۔ اگرچہ اہلِ کشمیر پر روا چنگیزی مظالم پر عالمی ضمیر خاموش ہے اور آزادی و انصاف کے نام لیواؤں نیز جمہوریت پسندوں کو وہاں اپنے مفادات نظر نہیں آتے، مگر تاریخِ عالم گواہ ہے کہ حق پرستوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ اسلام کے نظریہ حیات کے مطابق اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کرنا فضیلت اور بلندی کی علامت ہے اور ہر مسلمان اس سعادت کے حصول کا آرزومند ہوتا ہے۔

اہلِ کشمیر پر روا بھارتی ظلم و تشدد کو آہنی دیواروں اور قلعوں میں بند کرنے اور ان پر پہرے بٹھانے کے باوجود جو عشرِ عشیر باہر آ رہا ہے، اس نے بھارت کی جمہوریت نوازی اور سیکولرازم کی قلعی کھول دی ہے۔ مسلح بھارتی افواج نے نہتے کشمیریوں کے حوصلوں کو ہمالیہ سے بلند پایا ہے، لیکن وسائل بہرحال اہلِ کشمیر کی ضرورت ہیں۔

ظلم کی چکی میں شب و روز پسنے والے مظلوم کشمیری عوام آزاد کشمیر کی طرف ہجرت پر مجبور رہیں۔ وادی کی سرحدوں کو چھ مسلح افواج نے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ ویرانوں، سنگلاخ پہاڑوں، جنگلوں، دور افتادہ، برف پوش چٹانوں کو عبور کرنا بزرگوں، معصوم بچوں، عفت مآب خواتین اور زخمیوں کے لیے انتہائی مشکل ہے۔ تاہم کئی مہینوں کی

طویل مسافت کے بعد مہاجرین زخمی، لاغر اور کمزور حالتوں میں آزاد کشمیر وارد ہوتے ہیں۔
بھارت نے سری نگر میں قائم اپنا پاسپورٹ آفس ایک سازش کے تحت جلا دیا ہے، تاکہ کوئی کشمیری رہنما بیرون ملک نہ جا سکے اور وہاں جا کر بھارتی فوج کی درندگی کے شرمناک واقعات پر لب کشائی نہ کرے، جبکہ انٹروگیشن سنٹروں میں اسیروں کو بجلی کے جھٹکے اور برقی استریوں سے مفلوج بنایا جا رہا ہے۔

سرحد سے ملحقہ دیہات بھارتی فوج کا خصوصی نشانہ ہیں، ان دیہاتوں کے مکینوں کا جینا اس لیے اجیرن کر دیا گیا ہے کہ مجاہدین و مہاجرین کا گزر انہی علاقوں سے ہوتا ہے۔ ان کی خانہ تلاشی لی جاتی ہے، گھر کے افراد کی روزانہ موجودگی یا نقل و حرکت کا نوٹس لیا جاتا ہے اور ضروریاتِ زندگی کی خریداری کے لیے متعلقہ تھانے سے پیشگی اجازت نامہ حاصل کرنے کی پابندی نیز واپسی کی تاریخ میں تاخیر پر پوچھ گچھ گھر والوں کے لیے مسلسل عذاب بن چکا ہے۔ ان علاقوں میں ۱۹۹۰ء سے اس وقت تک بھارتی فوجیوں کی طرف سے بلا اشتعال دہشتیانہ فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے، جس سے ہزاروں افراد متاثر، زخمی اور شہید ہوئے۔ لاکھوں روپے کی املاک خاکستر کی جا چکی ہیں۔ ان متاثرین کی کثیر تعداد آزاد کشمیر میں خیمہ بستیوں کی شکل میں آباد ہے۔ آزاد کشمیر کا سرحدی خطہ پہاڑی ہے اور صنعتی لحاظ سے انتہائی پسماندہ، جہاں ان مکینوں کے لیے روزگار کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اقوامِ متحدہ نے ان مہاجرین کی رجسٹریشن نہیں کی ہے، جس کے باعث عالمی برادری اور عالمی امدادی ادارے بھی ان مہاجرین کی امداد نہیں کر رہے ہے، چنانچہ معاشی اور اقتصادی پریشانی ان مہاجرین کو اصل مقصد سے دور لے جا سکتی ہے۔

خیمہ بستیوں میں ان کی فلاح و بہبود اور روزگار کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے۔ مہاجرین میں دعوت و تبلیغ اور ان کے بچوں کی دینی اور مروجہ تعلیم کا کوئی معقول بندوبست نہیں ہے۔ ادھر وادئ کشمیر میں بھی تحریکِ جہاد کے دوران متاثرین اور شہداء کے اہلِ و عیال (بشمول بیوگان) آتش زنی سے متاثرہ افراد، بھارتی فوج کے ظلم و تشدد سے جسمانی طور پر معذور ہونے والے اور دیگر مستحق ہزاروں کنبے امداد کے منتظر ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے ستم رسیدہ افراد کی مالی امداد اور فلاح و بہبود کے علاوہ وہاں دینی درس گاہوں کی بندش ختم کر کے ان کے دوبارہ باقاعدہ اجراء اور آزاد کشمیر کی خیمہ بستیوں

ہیں مقیم مہاجرین اور ناداروں کی فلاح و بہبود، ان میں دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کچھ کشمیری زعماء نے یہ بارِ گراں اپنے کمزور کندھوں پر اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لیے ایک فلاحی ادارہ "کشمیر ایجوکیشنل اینڈ ریلیف سوسائٹی" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سوسائٹی نے اس وقت تک مہاجرین و متاثرینِ جموں و کشمیر میں لاکھوں روپے بصورتِ نقدی، اشیائے خورد و نوش، ملبوسات، خیمہ جات وغیرہ تقسیم کئے ہیں۔

اس کے علاوہ مہاجرین میں دعوت و تبلیغ کے اہم مشن کو چلانے کے لیے مہاجرین کے کیمپوں میں مساجد کا قیام عمل میں لایا گیا، اور اسلامی کتب کی فراہمی کا بندوبست کیا گیا ہے۔ مہاجرین کے بچوں کو دینی اور مروجہ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے مدرسے اور درس گاہیں قائم کی گئی ہیں۔ نیز دو مہاجر بستیوں کے قیام کے بعد ان میں ۷۰۰ افرادِ کنبہ کے طعام و قیام، خورد و نوش، تعلیم و تربیت اور جملہ ضروریات کی مکمل ذمہ داری سوسائٹی کے ذمہ ہے۔ مہاجر بستیوں کے ساتھ لائبریریاں بھی قائم کی جا رہی ہیں۔

وسائل کے بتدریج حصول کے ساتھ سوسائٹی کا دائرہ کار بڑھ رہا ہے۔ انشاءاللہ مستقبل میں ایسے منصوبوں پر کام شروع کیا جائے گا جن کا تعلق انسانیت کی خدمت اور دعوتِ دین سے ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے ہاتھوں جانی اور مالی نقصان کے اعداد و شمار

۱۔ مختلف شہروں اور بستیوں میں شہید کئے گئے افراد	۲۶۴۸۱
۲۔ انٹروگیشن سنٹروں میں تفتیش کے دوران شہید ہونے والے افراد	۳۵۰۰
۳۔ ادویات اور ابتدائی طبی امداد نہ ملنے پر شہید ہونے والے افراد	۲۰۰۰
۴۔ بھارتی فوج کی مختلف کارروائیوں میں زخمی ہونے والے افراد	۲۲۳۱۵
۵۔ معصوم بچے جو سکولوں میں جلائے گئے	۵۱۵
۶۔ زندہ جلائے گئے بے گناہ افراد	۴۹۰
۷۔ دریائے جہلم سے مختلف اذیت ناک سزاؤں سے مسخ شدہ لاشیں جو پکڑی گئیں	۲۴۰

٨۔	وہ خواتین جنکی عصمت دری کی گئی (جنکی عمر ۷ سال سے ۷۰ سال تک ہے)	۲۴۰
٩۔	مختلف جیلوں میں قید افراد	۴۰۰۰
١٠۔	وہ افراد جو مظالم کی وجہ سے ہجرت پر مجبور ہوئے اور آزاد کشمیر کی خیمہ بستیوں میں مقیم ہیں۔	۴۰۰۰۰
١١۔	ذہنی طور پر صدمات کی وجہ سے معذور ہونے والے افراد	۷۰۰۰

مالی نقصانات

١۔	مختلف ہسپتال، سکول، مساجد جو جلادی گئی یا مہندم کر دی گئیں	۵۲
۲۔	شہروں اور دیہاتوں میں جلائے گئے گھر	۱۳۹۰
۳۔	مختلف تجارتی مراکز اور دوکانیں جو جلائی گئیں	۶۲۱۵
۴۔	زرعی اجناس، اور باغات جو جلائے گئے، ان کی قیمت	۷۰ ملین ڈالر[1]

کشمیر میں معصوموں کا بہتا ہوا خون، حوا کی بیٹیوں کی کربناک چیخیں، بے گور و کفن لاشیں، ستم زدہ متاثرین، بے گھر غریبوں یتیموں، بیواؤں کی سسکیاں اور آہیں، بھوک اور افلاس کے مارے افراد، ادویات کی طلب گار نگاہیں، مساجد کی بے حرمتی، درسگاہوں کی ویرانی، جلتے گھر، لٹتی عصمتیں اور آزاد کشمیر کی خیمہ بستیوں میں تعلیم و تربیت اور ضروریات زندگی کے مستحق اہل کشمیر کی پکار ہے کہ : "مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ ؟"

مسلمانانِ کشمیر، متاثرین، مہاجرین آپ سے سوال کرتے ہیں کہ :

اے اہلِ ایمان، صاحبِ ثروت، مخیر حضرات اور دردِ دل رکھنے والو !

- کیا آپ نے ہمیں ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لیے
- اللہ کی رضا اور دینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر
- اور امتِ مسلمہ کی بقا کے لیے وہ کردار ادا کیا جس کی آپ سے توقع تھی؟

آئیے اس کارِ خیر میں شامل ہو کر دونوں جہانوں میں سرخرو ہو جائیں !

آپ کے تعاون کا منتظر ــــ تنویر الاسلام رئیس

کشمیر ایجوکیشنل اینڈ ریلیف سوسائٹی پوسٹ بکس نمبر ۹۸ مظفرآباد۔ آزاد کشمیر۔ اکاؤنٹ نمبر ۴-۲-۷۱ - نیشنل بینک آف پاکستان، گوجرہ، مظفرآباد (آزاد کشمیر)

---

[1] یہ اعداد و شمار انسانی حقوق کے انٹرنیشنل ادارے کی مختلف رپورٹوں اور کشمیر نیوز ایجنسی کی خبروں سے مرتب کیے گئے ہیں۔